عرب معاشرے میں عورت کا مقام۔۔۔قبل و بعد از اسلام

زینت ہارون
شعبہ قرآن و سنہ

تلخیص المقالہ

قبل اسلام دنیا میں جہالت کا اندھیرا تھا، انسانیت بھٹکی ہوئی تھی، عرب کے حالات کا اندازہ لگایا جائے تو کوئی دوسرے کی بات کا روادار نہ تھا۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا مقولہ تھا۔ جس کے پاس دولت کے انبار تھے اسی کے پاس جاہ وحشم تھی۔ جس کے پاس کچھ نہ تھا وہ کمزور بے بس اور لائق سزا تھا۔ وہ اس بات کا پابند تھا کہ اپنے حاکم طبقے کی خدمت کرے اور جرم کی سزا بھی بھگتے۔ عورت جو کہ دنیا کی نازک ترین ہستی ہے اس کی حیثیت سب سے بدتر تھی، ماں، بہن، بیٹی، بیوی ہر حیثیت میں اس سے ناروا سلوک کیا جاتا تھا۔ میرے اس مقالے میں میں نے عورت پر اسلام سے پہلے ہونے والے ظلم وستم کو تحریر کیا ہے۔ اور پھر بعد از اسلام عورت کی حیثیت واضح کی ہے کہ کس طرح اسلام نے عورت کو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی ہر حیثیت سے عزت واحترام بخشا ہے۔ عورت کے احترام کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اس کے حقوق متعین کیے ہیں۔

Abstract

Before the advent of Islam, world was filled with darkness and humanity was dislocated. Under these circumstances in the Arab world no one can comprehend each other. By hook or by crook wealthy people ruled the poor. The Poor were weak and considered rightful for punishment. They were subservience to the ruling class. Inspite of her frailty women situation was awful and being treated badly in all her relationship as mothers, sister, daughter and wives. In this article I have written about the situation of women before the advent of Islam and depict the status and value of women after Islam that how Islam raises women's position as a mother, sister, daughter and wife and as a human. Islam declared women's rights, her respect and her importance.

قبل اسلام معاشرے میں عورت کا کوئی مقام نہ تھا، اسلام نے عورت کو جو اہمیت دلائی اس کا معاشرے میں کوئی تصور نہ تھا یہ وہ زمانہ تھا کہ رشتہ ازدواج کا جو بنیادی مقصد تھا وہ بھلایا جا چکا تھا۔ سکون وآسودگی کی اس کیفیت سے قلوب خالی ہو چکے تھے۔ ہر جگہ صنف نازک (عورتیں) مردوں کے ظلم وجور کا شکار بنی ہوئی تھیں۔ کرۂ زمین کی انسانی بستیوں کا یہ عام حادثہ تھا اس سلسلہ میں شائستہ وناشائستہ تمدن وغیر تمدن اقوام وافراد میں سچ پوچھیے تو چنداں فرق باقی نہ رہا تھا۔

دورِ جاہلیت میں عورتیں انسان اور حیوان کے درمیان کی ایک مخلوق سمجھی جانے لگی تھیں۔ ان کا مقصد صرف اور صرف مرد کی خدمت کرنا اور ہر جائز وناجائز خواہش کو پورا کرنا تھا۔ صرف ازدواجی رشتہ میں ہی خواہشات کا عمل دخل نہ تھا بلکہ عورتیں

بحثیت ماں، بحثیت بیٹی کسی بھی روپ میں معاشرے پر بوجھ تھیں ۔لڑکیوں کی پیدائش ننگ وعار کا باعث تھی، پیدا ہونے کے ساتھ ان کو زندہ درگور کر دینا اسی کو شرافت وافتخار کا تقاضہ سمجھا جاتا تھا۔عورت وراثت میں بھی تقسیم کی جاتی تھی کسی شخص کے مرنے کے بعد اس کی بیوی بیٹے کو وراثت میں دی جاتی تھی۔جس سے وہ شادی کر لیتا تھا، اور معاشرے میں اس کو برانہ سمجھا جاتا تھا اسلام سے قبل معاشرے میں عفت وعصمت کا تصور مٹ گیا تھا قبل اسلام بیٹیوں سے کیے جانے والے سلوک سے متعلق قرآن کریم سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں عبرت کے لئے وہی کافی ہیں۔

بچیوں کی پیدائش کا باپ پر اثر

بیٹی کی ولادت پر باپ کی جو حالت اس دور میں ہوتی تھی قرآن میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدَ هُم بِالْاُنثیٰ ظَلّ'' وَ جُھَہ' مُسوَدَّ اوَّھُوَ کَظِیْمٍ . یَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْءِ مَا یُبَشِّرَ بِہِ اَیُمْسِکُہ' عَلیٰ ھُوْنٍ اَمْ یَدسُّہ' فِی التُّرَابِ . [1]

ترجمہ:۔

''جب ان میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خوش خبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے اور وہ غصے میں بھر جاتا ہے اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے جو اسے سنائی گئی ہے ۔سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت کے ساتھ لیے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے۔''

جاہل ذہنیت کا تذکرہ قرآن میں ہی کیا گیا ہے کہ ایک طرف فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں مانتے تھے اور یونانی ''مقدس دیویوں'' کا عقیدہ بھی ان میں پایا جاتا تھا۔دوسری طرف لڑکیوں کا باپ بننا بھی گوارا نہ تھا اس ذلت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھے اس تضاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن میں پوچھا گیا ہے:

اَفَاَ صْفٰکُمْ رَبُّکُم بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ اِنَاثًا اِنَّکُم تَقُوْلُوْنَ قَوْلاً عَظِیْماً . [2]

ترجمہ:۔

''کیا بیٹوں کے لئے اللہ نے تمہیں چھانٹ لیا اور خود اپنے لئے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا ہے بے شک تم بڑی سخت بات کہتے ہو''

بچیوں کا بے رحمانہ قتل، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا

عرب جنگجو قوم تھی اولاد نرینہ کی پیدائش پر خوشیاں مناتے مگر لڑکیوں کی پیدائش کو اچھا نہ سمجھتے اور غمزدہ ہوتے تھے اکثر

قبیلے والے تو انہیں زندہ درگور کر دیتے تھے انہی پتھر دلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن میں فرمایا گیا۔

وَاِذَالْمَوْ ؤُدَ ۃُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ [۳]

ترجمہ:۔

''اور جب زندہ درگور کی گئی بچی سے پوچھا جائے گا کہ آخر وہ کس گناہ کے بدلے ماری ڈالی گئی''۔

زندہ درگور کر دینا بہت بڑا ظلم ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ دوسروں سے اس کی شادی کرنا پڑے گی دوسرے خاندان سے روابط پیدا ہوں گے اور وہ دشمن خاندان بھی ہوسکتا ہے۔ الغرض عرب معاشرے میں لڑکیوں کو زندہ درگو کرنا اور اس بارے میں ہر ایک کو بتانا نا قابل فخر بات سمجھی جاتی تھی۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ذلت و رسوائی کے علاوہ معاشی دشواریوں سے خوفزدہ ہو کر بھی لوگ ''قتل اولاد'' جیسا جرم کرتے تھے کہ ہمیں اس کی خاطر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا نہ پڑے اسی کی طرف قرآن کریم میں اشارہ کیا گیا ہے اور واضح طور پر اللہ نے رزق کی ذمہ داری اپنے ہاتھ میں رکھی ہے پھر کیسے وہ کسی کو مفلس رکھے گا آیات قرآنی سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُھُمْ وَاِیَّاکُمْ اِنَّ قَتْلَھُمْ کَانَ خِطْئًا کَبِیْرًا. [۴]

ترجمہ:۔

''اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو ان کو اور تم کو بھی ہم رزق دیتے ہیں بے شک ان کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے۔''

اسی طرح سورۃ الانعام میں بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَاِیَّاھُمْ [۵]

ترجمہ:۔

'' اور تم اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے خوف سے ہم تمہیں اور ان کو بھی رزق دیتے ہیں ''

عرب میں لڑکیوں کا قتل عام رواج تھا اور اگر کوئی شخص بیٹی کو زندہ رکھتا بھی تو وأد کا طریقہ اختیار کرتا اسے رون یا بالوں کا جبہ پہنا تا وہ سارا دن عرب کی چلچلاتی دھوپ یا تپتے ہوئے ریگزاروں میں بکریاں چراتی۔ عرب کے لوگ اس بات کو گوارا نہ کرتے تھے کہ کوئی شخص ان کا داماد بنے ان کا شریک ہو وہ کسی کے آگے جھکنا نہ جانتے تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی غیر شخص ان کے خاندان میں شامل ہو۔ عورت کو میراث سے محرومی کا اصل سبب یہ تھا کہ دولت ایک خاندان سے دوسرے خاندان میں نہ جائے۔

بیوی اور ماں کی حیثیت

عرب معاشرے میں صرف بیٹی ہی نہیں بلکہ عورت ذات کی ہر حیثیت کو پاؤں تلے روندا جا چکا تھا۔نکاح کے سلسلے میں کوئی تعداد متعین نہ تھی ایک آدمی کئی کئی بیویاں رکھتا تھا۔

''عورتوں کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی نکاح کی کوئی تعداد متعین نہ تھی، بھیڑ بکریوں کی طرح جتنی عورتیں چاہتے رکھ لیتے''

دو حقیقی بہنوں سے ایک شخص ایک ہی وقت میں نکاح کر لیتا تھا نکاح کی کئی اقسام تھیں۔جیسے

نکاح متعہ:۔ بغیر گواہ کے مرد و عورت مقررہ وقت کے لئے مال کے عوض نکاح کر لیتے اور میاں بیوی کی حیثیت سے زندگی گزارتے۔

نکاح بدل:۔ یہ حیا سوز طریقہ ازواج کا ان کے ہاں تھا کہ دو مرد آپس میں طے کر لیتے ایک دوسرے سے کہتا تم اپنی عورت کو میرے پاس بھیج دو اور میں اپنی تمہارے پاس بھیج دوں گا۔

نکاح شغار (وٹے سٹے کی شادی):۔ ایک آدمی اپنی لڑکی کا بیاہ کسی مرد سے کر دیتا اس شرط پر کہ وہ مرد اپنی بیٹی اُس کے نکاح میں دے گا اور دونوں اپنی بیویوں کا مہر وغیرہ ادا نہیں کریں گے۔[٦]

الغرض اپنی مرضی سے کوئی بھی طریقہ رائج کر لیتے تھے صرف یہی نہیں بلکہ ان کی ادبی محافل میں بھی زیادہ تر عورتوں کا تذکرہ ہوتا اپنی محبوب عورتوں کے حسن و جمال کا تذکرہ کیا جاتا تھا۔بحیثیت ماں عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی کوئی مقام حاصل نہ تھا باپ مر جاتا تو اس کی کل بیویاں (سگی ماں کے علاوہ) بیٹے کے تصرف میں آتیں اور وہ یہ جائز سمجھتے تھے۔

الغرض اسلام سے پہلے معاشرے میں جہاں جوا،شراب سب سے بڑی خرابی عورتوں سے ناروا سلوک تھا عورت بہن ہو یا بیٹی ماں ہو یا بیوی ہر حیثیت سے معاشرے میں ایک بوجھ تصور کی جاتی تھی۔اس کی اپنی کوئی مرضی نہ تھی اس کو کوئی حق حاصل نہ تھا۔اس کو مستقل کچلا جا رہا تھا۔ان کی نسوانیت تباہ ہو رہی تھی اُن کے لئے عورت ایک کلنک کا ٹیکہ تھی جس سے چھٹکارا حاصل کیا جاتا یا اس کو ذلت کی ان پستیوں میں گرا دیا جاتا تھا کہ وہ سر اُٹھانے کے قابل نہ رہتی تھیں۔

عورت سے ناروا سلوک باعثِ افتخار جانا جاتا تھا اور ان برائیوں کا برملا اظہار ہوتا جو وہ عورتوں کے ساتھ کرتے تھے۔ معاشرے کی اس برائی کا سدِ باب کس طرح کیا گیا اور اس معاشرے میں عورت ایک قابل احترام اور باعث افتخار ہستی کی حیثیت سے کس طرح سامنے آئی یہ ہم اسلام کے عطا کردہ قرآن اور احادیث کے مطالعے سے جانتے ہیں۔

اسلام میں عورت کا مقام

ان اندھیروں میں اسلام کا آفتاب طلوع ہوا اور اس نے اپنی کرنوں سے اس ظلمت کدہ کو روشن کیا، بھٹکے ہوؤں کو راستہ دکھایا،

انسانیت جوسوختہ پا ہوچکی تھی ظلم بڑھ چکا تھا اس کا خاتمہ ہوا مظلوموں کو سر اُٹھانے کا موقع ملا اسلام نے انسانوں کو اعتدال پر لا کھڑا کیا اسلام نے تمام لوگوں کو ان کے حقوق دلائے۔ اسلام ایسا مذہب ہے جس نے ایک مکمل ضابطہ حیات پیش کیا اسلام صرف عبادات ہی نہیں بلکہ اخلاقیات سے پُر ہے انسان کے لئے رہنما اصول مرتب کرتا ہے اور ہر زمانے کے لئے ہے۔

سورۃ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الاسْلَامُ. [۷]

ترجمہ:۔

''بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔''

اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے اسلام نے عبادات اخلاقیات اور دوسرے رہنما اصولوں کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ حقوق العباد کی تلقین کی ہے۔ اسلام میں عورت کو ایک بلند مقام دیا گیا اسلام میں عورت ایک لعنت کے بجائے رحمت و سکونیت کا مظہر ٹھہرائی گئی عورت جس کو مرد انسانیت سے خارج سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے سراپا غلط تھے۔ ان دونوں کی ایک ہی جان سے پیدائش ہے پھر انہیں سے مرد وعورت کی بہتات یہ بات اسلام میں واضح ہے قرآن میں واضح طور پر بتا دیا گیا۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالاً کَثِیْراً وَنِسَاءً o [۸]

ترجمہ:۔

'' اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا ان دونوں سے بکثرت مرد اور عورتیں پھیلا دیں''

عورت کیسے پھر جدا مخلوق کہلائی جاسکتی ہے وہ بھی انسان ہی ہے جیسے مرد انسان ہیں عورت حقارت کے لئے نہیں بلکہ عزت وفخر کے لئے اسلام نے عورت کی حیثیت کو واضح کیا اسے اس کے حقوق فراہم کیے عورت چاہے ماں ہو یا بیٹی بہن ہو یا بیوی ہر حیثیت سے باعث احترام قرار دی گئی اسلام نے صرف عورت کی حیثیت کو اجاگر ہی نہیں کیا بلکہ اس کو تمام اختیارات دیے عورت کی رضامندی کے بغیر شادی نہیں ہوسکتی عورت کو وراثت میں حصہ، عورت کے اپنے شوہر کے حقوق الغرض ہر حیثیت سے عورت کی اہمیت کا احساس دلایا جزاء وسزا میں بھی عورت کو برابر قرار دیا گیا ہے، مرد کا مرتبہ اس میں زیادہ نہیں رکھا گیا دونوں کے ساتھ برابر سلوک کا وعدہ کیا گیا ہے۔ سورۃ النساء آیت نمبر (124) میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ یَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ'' فَاُولٰئِکَ یَدْ خُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلاَ

يُظْلِمُونَ نَقِيْرًا.o [۹]

ترجمہ:۔

''جو ایمان والا ہو مرد ہو یا عورت اور وہ نیک اعمال کرے یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے۔اور تل برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا۔''

قرآن میں بار ہا عورت اور مرد کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے اور دونوں کے نیکی وبدی کے درجات برابر بتائے گئے ہیں۔جب درجات ایک ہوں تو عورت کیسے مرد سے کمتر ہو سکتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنِّیْ لَا اُضِعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍا اَوْ اُنْثٰی.o [۱۰]

ترجمہ:۔

'' میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔''

اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کا وہی مقام ومرتبہ ہے جو مرد کا ہے عورت ومرد دونوں اللہ تعالیٰ کی عزت ومرتبے والی مخلوق ہیں۔دونوں ہی اشرف المخلوقات ہیں فرق صرف پرہیزگاری اور تقوی کا ہے۔قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔

یـا ایھـاالناسُ اِنَّا خَلَقْنَا کُمْ مِنْ ذَکرٍ وَ اُنْثٰی وَ جعلکُمْ شُعُوْباً وَ قَبائل لتعارفوا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ.o [۱۱]

ترجمہ:۔

'' لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے سب زیادہ باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔''

قرآن پاک میں متعدد ایسی آیات ہیں جن میں عورت اور مرد کا ایک ساتھ ذکر آیا ہے کہ جو بھی انسان اللہ کے احکام کے مطابق نیک اعمال کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت اس کیلئے آخرت کی کامیابی اور جنت کی بشارت ہے۔قرآن وحدیث دونوں سے عورت کی حیثیت واضح ہو جاتی ہے۔نبی اکرم ﷺ نے بار ہا عورتوں سے نیک سلوک کی نصیحت کی ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کو وصیت کرتا ہوں''۔[۱۲]

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بہترین انسان ان لوگوں کو قرار دیا جو عورتوں کے حق میں اچھے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے

کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا و خیار کم خیار کم نساء ھم [۱۳]

''سب سے کامل مومن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے اور تم میں بہترین انسان وہ ہیں جو عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔''

الغرض اسلام میں عورت ہر حیثیت سے بلند مقام کی حقدار قرار دی گئی اس کا تفصیلی جائزہ۔

اسلام میں عورت بحثیت بیٹی

قبل از اسلام ہم دیکھ چکے ہیں کہ بحثیت بیٹی عورت کچھ نہ تھی زندہ درگور کرنا عام رواج تھا۔ بیٹی سے ناروا سلوک حقارت سے پیش آنا لازمی تھا۔ اسلام نے عورت بحثیت بیٹی کیا ہے اس کی وضاحت کر دی کہ بیٹی کی پیدائش باعث پریشانی نہیں بلکہ باعث رحمت ہے اسلام نے بیٹی کے قتل کو منع کیا کہ بے عزتی کے خوف یا مفلسی کے خوف سے بیٹی کو قتل نہ کیا جائے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ. [۱۴]

ترجمہ:۔

''اور تم قتل نہ کرو اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیتے ہیں''۔

قتل اولاد کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جب لوگ بیعت کرنے آئیں تو ان سے اولاد کو قتل نہ کرنے کی بیعت لیں۔ سورۃ الممتحنہ آیت نمبر 14 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔

وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ. [۱۵]

''اور وہ اپنی اولاد کو قتل نہ کریں۔''

نبی کریم ﷺ نے بیٹی کے ساتھ محبت و شفقت کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے بارے میں فرمایا کہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔ [۱۶] نبی کریمؐ نے لڑکی کی بہترین پرورش و تربیت کرنے کے بدلے جنت کی خوشخبری سنائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے پھر ان کو تعلیم دے ان کا نکاح کر دے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اس کے واسطے جنت ہے۔'' [۱۷]

حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

''اللہ نے تم پر ماں کی نافرمانی حرام قرار دی ہے والدین کو حقوق نہ دینا اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا اور فضول

باتیں بہت سوال کرنا اور فضول خرچی کو بھی ناپسند فرمایا'' [۱۸]

اسلام میں بیٹی کے ساتھ پیار و محبت کا رویہ رکھنے کی تلقین کی گئی ہے نبی کریم ﷺ اپنی بیٹیوں سے محبت رکھتے اور دوسروں کو بھی اس کی نصیحت کرتے تھے۔لڑکیوں کی پرورش کرنے والے کو جنت کا حقدار قرار دیتے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''جس نے دولڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ بالغ ہوگئیں تو قیامت کے روز وہ میرے ساتھ اس طرح آئے گا جیسے یہ دوانگلیاں۔'' یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو جوڑ کر بتایا۔ [۱۹]

آنحضرت ﷺ جب قبل از اسلام بیٹی کے دفنانے اس سے نارواسلوک کرنے کا سنتے تو روتے رہتے۔لوگ بتاتے کہ ہم نے اتنی لڑکیاں کنویں میں ڈالیں اتنوں کو دفنایا۔آپ سنتے تھے اور روتے رہتے تھے۔اسلام نے بحیثیت بیٹی لڑکیوں کو صرف زندہ درگو کرنے کی ممانعت نہیں کی بلکہ بہترین پرورش کے ساتھ ساتھ بیٹی کو وراثت میں حصہ دینے کا حکم بھی دیا۔بیٹی کو اس کا حق ادا کرنے کا احساس دلایا۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

یُوْ صِیۡکُمُ اللّٰہُ فِیۡۤ اَوۡلَادِکُمۡ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ فَاِنۡ کُنَّ نِسَآءً فَوۡ قَ اثۡنَتَیۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ . وَاِنۡ کَانَتۡ وَاحِدَۃً فَلَهَا النِّصۡفُ. [۲۰]

ترجمہ:۔

'' اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال کا دوتہائی ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے۔''

لڑکیاں جو میراث سے محروم تھیں ان کو اسلام نے میراث دی اسلام نے جب یہ حق دیا تو لوگوں کو بہت تعجب ہوا کہ ان لڑکیوں کو بھی حصہ ملے گا اور وہ بھی اتنا زیادہ مگر اسلام دنیا میں آیا ہی اس لئے تھا کہ حقداروں کو ان کا حق دے، ظلم کا خاتمہ کرے، اچھے اور برے کا فرق بتائے، اور تمام امتیازات کو ختم کرے۔

اسلام میں عورت بحیثیت بیوی

اسلام نے جہاں عورت کو بحیثیت بیٹی مستحکم کیا وہاں بحیثیت بیوی بھی عورت کے حقوق واضح کیے، بیوی کو شوہر کا وارث قرار دیا گیا۔قبل از اسلام شوہر مرجاتا تو اس کی بیوی کو اس کی وراثت دینے کے بجائے اسے بھی تقسیم کیا جاتا تھا۔اسلام نے عورت بحیثیت بیوی کو بلند درجہ دیا قرآن مجید کی آیات سے واضح ہوتا ہے کہ زوجین کا تعلق الفت و محبت کا ہے۔حکمرانیت کا نہیں ہے اس

رشتہ کی بنیاد محبت رحمت پر رکھی گئی۔قرآن میں بتایا گیا کہ عورت کو مرد کے لئے سکون کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔
وَ مِنۡ آیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجاً لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡھَا وَجَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّرَحۡمَۃً [۲۱]

ترجمہ:۔

’’ اوراس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی۔‘‘

میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے طمانیت اور سکون کا باعث ہیں ان کا آپس میں لباس اور جسم کا رشتہ ہے عزت اور احترام کا رشتہ ہے۔اس حقیقت کو قرآن نے اس طرح بیان کیا ہے۔
ھُنَّ لِبَاس’’ لَکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاس’’ لَّھُنّ. [۲۲]

ترجمہ:۔

وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو۔(البقرہ 187)

اسلام نے بیوی کے حقوق واضح کرتے ہوئے مرد کو عورت پر معتبر رکھا کہ شوہر کی ذمہ داری ہے کہ وہ عورت کے حقوق پورے کرے کما کرلائے اور بیوی پر خرچ کرے۔شوہر کو بیوی پر اللہ نے فضیلت دی ہے قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:
اَلرِّجَالُ قَوَّا مُوۡنَ عَلَی النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعۡضَھُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ وَّ بِمَا اَنۡفَقُوۡ امِنۡ اَمۡوَالِھِمۡ. [۲۳]

ترجمہ:۔

’’مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ وہ اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔‘‘ (النساء ۳۴)

مرد کی یہ حاکمیت قبل از اسلام والی نہیں بلکہ اسلام کی اپنی عائد کردہ ہے مساویانہ حقوق کے ساتھ مرد عورت کا سرپرست قرار دیا گیا ہے۔اس لئے اس کو حاکم کہا گیا عورت کی کفالت اسے سونپی گئی۔اسلام نے مرد و عورت کو مساوی درجہ دیا ہے میاں بیوی کے یکساں حقوق بتائے گئے ہیں دونوں کو ایک دوسرے پر حق حاصل ہے اس کی وضاحت قرآن میں اس انداز سے کی گئی ہے:۔
وَلَھُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَیۡھِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ. [۲۴]

ترجمہ:۔

’’اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں مردوں پر جیسے ان پر مردوں کے ہیں دستور کے مطابق‘‘

اسلام میں بیویوں کے ساتھ حسن سلوک اور بھلائی کی تعلیم دی گئی ہے صرف قرآن کی نہیں بلکہ احادیث سے سے بھی اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

الاوحتهن عليكم عن تحسنوا اليهن فی كسوتهن وطعامهن. [۲۵]

''اور سنو تمہارے اوپر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کے لئے اچھا لباس اور اچھا کھانا مہیا کرو''

حضرت سعد بن وقاص اپنی حدیث میں فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا۔

ان رسول الله ﷺ قال ان ک لن تنفق نفقة تبتغی با وجه الله الا اجرت عليها حتیٰ ماتجعل فی فم امراتک. [۲۶]

ترجمہ:۔

''تم جو کچھ بھی اللہ کی رضا جوئی کے لئے خرچ کروگے اس کا ثواب ملے گا حتیٰ کہ بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالو گے اس کا بھی ثواب ملے گا''

نبی اکرم ﷺ بیوی کے حقوق بتاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ان تطعهما اذا طعمت و تكسوها اذاكستيت ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهضر الفی البيت. [۲۷]

ترجمہ:۔

'' جب تم کھانا کھاؤ تو انھیں بھی کھلاؤ لباس پہنو تو انھیں بھی پہناؤ ان کے چہرے پر نہ مارو بری باتیں نہ کہو اور گھر کے اندر کے سوا قطع تعلق نہ کرو یہ حدیث احسن ہے''

اسلام میں بیویوں سے حُسنِ سلوک کا حکم دیا گیا ہے ان کی تمام ضروریات کو پورا کرنا شوہر کی ذمہ داری ہے جب بھی صحابہ نے عورتوں کے بارے میں سوال کیا آپؐ نے بارہا انھیں یہی تعلیم دی کہ عورتوں کو اچھا کھانا اچھا لباس اور ان سے حسن سلوک سے پیش آیا کرو بہتر سلوک کرنے والے کو بہتر اور اچھا شخص قرار دیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

عَنْ اَبِیْ هريره رضی اللّيه عنه قَالَ قَالَ رسُول الله اكمل المومنين ايماناً احسنهم خلقا و خياركم نسائهم. [۲۸]

ترجمہ:۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے کامل مومن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے اور تم میں بہترین وہ ہیں جو عورتوں کے حق میں اچھے ہیں،،

جہاں اسلام نے بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا وہاں بیویوں کو بھی شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دیا عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اور ساتھ ساتھ نیک عورت کو بہترین متاع قرار دیا۔

ارشادنبوی ﷺ ہے:

عَنْ عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص رضی اللّٰہ عنہا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الدّنیا متاع وخیر متاعھا المراۃ الصالحۃ. [۲۹]

ترجمہ:۔

’’حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا دنیا ایک متاع ہے اور اس کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔‘‘

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کر دیا کہ عورت ہی سب کچھ ہے اگر تمھارے معاملے میں سچی ہے تو اور تمھارا بھی حق ہے کہ اپنی عورت کی تمام جائز خواہشات کو پورا کرو ان سے حسن سلوک سے پیش آو۔ اسلامی تعلیمات میں اس کو بہت اہمیت حاصل ہے صرف بیٹی نہیں بلکہ بیوی کے حقوق کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا اور صرف ان کی کفالت کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وراثت میں سے بیوی کو حصہ دینے کا حکم دیا گیا نہ کہ پہلے کی طرح اس کو جائیداد کی طرح تقسیم کیا جائے عورت کو بحثیت بیوی بہترین متاع قرار دیتے ہوئے اس کی عزت واحترام کا حکم دیا گیا اسی لئے شوہر کے انتقال کے بعد ایک خاص مدت تک کے لئے شادی نہ کرنے کا حکم آیا تا کہ کوئی غلط راہ نہ چل سکے اور نہ ہی کوئی ان کو آمادہ کر سکے۔ وراثت کے سلسلے میں قرآن میں اللہ تعالٰی نے فرمایا:۔

لَهُنّ الـرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَد" فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَد" فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْ صُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ. [۳۰]

ترجمہ:۔

’’تمہاری بیویوں کا تمہارے چھوڑے ہوئے مال سے چوتھا حصہ ہے اگر اولاد نہ ہو تو اور اگر تمھاری اولاد ہے تو ان کو تمھارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا یہ میراث تمہاری وصیت پوری کرنے یا قرض کی ادائیگی کے بعد ملے گی۔‘‘

بیوی کو وارث کی حیثیت سے اسلام نے قبول کروایا اور اس کو شوہر کا وارث قرار دیا۔

اسلام میں عورت بحیثیت بہن

اسلام نے جہاں بیٹی بیوی کی اہمیت وحیثیت کو اجاگر کیا ان سے حسن سلوک کا حکم دیا وراثت میں حق دیا اسی طرح بہن جیسے رشتے کو بھی اہمیت دی ان کی حیثیت کو واضح کیا عورت بحیثیت بہن بھائیوں کے لئے قابل احترام قرار دی گئی۔قبل از اسلام بہنوں کے سلسلے میں اتنا واضح احترام نہ تھا اسلام نے اس کو واضح کردیا کہ بہنیں سگی ہوں یا رضاعی تم پر حرام ہیں نکاح کے سلسلے میں سورۃ نساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ. [۳۱]

ترجمہ:۔

”تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں۔“

آیت میں وضاحت کردی گئی کہ بہنوں سے ملاپ حرام ہے یہ اسلام کی روشنی ہے اسلام کا درس ہے اسلام کا عائد کردہ حکم ہے جس پر عمل ہر مسلمان کا فرض ہے جہاں سگی بہنوں دودھ شریک بہنوں کو حرام کیا گیا بھائیوں پر وہاں اسلام نے ایک اور قابل احترام حکم سگی بہنوں کے حوالے سے دیا کہ دو بہنوں کے ساتھ بیک وقت نکاح کو حرام قرار دیا اور سختی سے تاکید کی۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَنْ تَجْمَعُوْ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَاقَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوَرُ الرَّحِيْمَا. [۳۲]

”اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا سوائے اس کے جو دور جہالت میں گزر چکا یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

یعنی واضح کردیا گیا کہ دو بہنوں کو بیک وقت نہیں رکھا جاسکتا۔یہ اسلام کا احسان ہے کہ اس نے عورت کو ہر حیثیت میں تسلیم کروایا اس کے حقوق دلوائے اور معاشرے میں بلند مقام پر فائز کیا۔بہن کو وراثت میں بھی حق دار ٹھہرایا گیا۔

اِن امروا هلک ليس له ولد وله اخت فلها نصف ما ترک. [۳۳]

”اگر کوئی شخص مرجائے بےاولاد اور اس کی ایک بہن ہو تو وہ اس کے ترکہ میں سے نصف پائے گی۔“

صرف قرآن کے ذریعے نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ نے بھی اس رشتے کی اہمیت پر زور دیا خود آپ ﷺ کا رویہ اس

بات کا ثبوت ہے۔ نبی کریم ﷺ کی کوئی بہن اور بھائی نہیں تھے آپؐ کی رضاعی بہن حضرت شیما رضی اللہ عنھا تھیں۔ جن کا آپ بہت خیال رکھتے اور احترام کرتے تھے غزوہ حنین میں جب ان کو گرفتار کر کے آپؐ کے سامنے لایا گیا تو آپ نے ان کے لئے اپنی چادر مبارک بچھادی اور اس پر بٹھایا اور فرمایا کہ عزت واحترام کے ساتھ میرے ساتھ رہنا چاہو تو رہو اور اگر اپنی قوم میں واپس جانا چاہو تو میں بحفاظت پہنچوادوں۔ حضرت شیما اسی وقت ایمان لے آئیں اور اپنی قوم میں جانا چاہا تو آپ نے انھیں واپس بھجوادیا اور ان کے ساتھ لونڈی غلام اور کچھ جانور بھی دیے۔ [۳۴]

نبی اکرم ﷺ کا اپنی رضاعی بہن سے یہ رویہ صحابہ کے لئے حیران کن تھا اور انہوں نے ان کی دیکھا دیکھی بنوسعد کے چھ ہزار افراد (مرد اور عورتیں) کو آزاد کر دیا لوگوں نے یہ رویہ دیکھ کر اسلام قبول کیا اور اس موقعہ پر بہت سے لوگ ایمان لائے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ بہن ایسا رشتہ ہے جس میں عزت واحترام، شفقت اور مہربانی اور محبت شامل ہے اور اس کا احترام سب پر ضروری ہے۔ اسلام نے عورت بحیثیت بہن ان کے حقوق واضح کیے اور اس کے ساتھ وراثت میں سے بھی حصہ دینے کا حکم دیا کہ بہنوں کا حق ناحق نہ مارا جائے۔

اسلام میں عورت بحیثیت ماں

عورت خواہ بیٹی ہے یا بہن یا بیوی اسلام نے سب کی حیثیت کو متعین کیا اور ان کے حقوق کو واضح کیا پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ماں جیسی عظیم ہستی کو یاد نہ رکھے۔ بحیثیت ماں عورت کے اس روپ کو اسلام نے سب سے زیادہ اہمیت دی ہے۔ عورت کی حرمت وعزت بڑھائی ہے ظاہر و باطن دونوں طرح سے اسلام نے ماں کی عزت کا حکم دیا ہے اف تک نہ کہنا صرف یہ الفاظ ہی ماں جیسے رشتے کو جلا بخشتے ہیں۔ اسلام میں خدا اور رسول کے بعد سب سے اونچا درجہ ماں کو دیا گیا قرآن کریم میں بار بار والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا اور ساتھ میں ماں کا خاص طور سے ذکر کیا کہ کس طرح وہ بچے کی پیدائش کے لئے تکالیف کا سامنا کرتی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَوَ صَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَ الِدَ یۡهِ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ وَهۡنًا عَلٰی وَهۡنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیۡ عَامَیۡنِ. [۳۵]

ترجمہ:۔

”اور ہم نے نصیحت کی ہے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق جیسے اس کی ماں نے تکلیف کی حالت میں (اپنے پیٹ میں) رکھا برداشت کرتی رہی اور جس کا دودھ چھوٹنا بھی دو سال میں ہے۔“

اولاد پر واضح کر دیا گیا کہ کس طرح ماں تکالیف اٹھاتی ہے اور دو برس تک اپنے سے بالکل دور نہیں کرتی اور اس کا یہ حق نہیں کہ ہم اس کا احترام کریں اسلام نے والدین کا احترام ان کی عزت اطاعت وفرمانبرداری پر زور دیا ہے۔ اور والدین میں

بڑا درجہ ماں کا بتایا ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے:۔

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ. [۳۶]

ترجمہ:۔

’’ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بار بار والدین کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دیا اوران کی نافرمانی سے منع فرمایا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ کِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا. [۳۷]

ترجمہ:۔

’’ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اگر تیری موجودگی میں دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہو نہ انہیں جھڑکو بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا ان کے سامنے شفقت وانکسار سے جھکے رہنا اوران کے لئے دعا کرتے رہنا کہ اے میرے رب ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی۔‘‘

بار بار وصیت کی گئی حکم دیا گیا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ ان کو نہ جھڑکو۔ماں ایسی عظیم ہستی ہے جس کا نعم البدل اس دنیا میں کہیں نہیں اگر ہم ماں کی خدمت کو اپنا لیں تو دنیا وآخرت میں کامیاب وکامران رہیں گے۔ماں باپ کی خوشنودی کے بغیر جنت کا راستہ نہیں مل سکتا۔سورۃ نساء آیت 36 میں اللہ نے فرمایا:

وَ اعتدو ا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُوْ ابِهٖ شَیْئاً وَّ بِالْوَ الِدَیْنِ اِحْسَاناً. [۳۸]

ترجمہ:۔

’’اور اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو‘‘

یعنی اللہ کی اپنی عبادت اور شرک کی ممانعت کے ساتھ ہی والدین سے حسن سلوک کی تاکید کی کہ اللہ کے احکامات کی بجا آوری میں کوئی کوتاہی نہ ہو صرف اس کی عبادت ہی نہیں بلکہ اس کے بندوں سے حسنِ سلوک بھی بہترین اجر کا حقدار ہے۔ایک اور آیت میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

اِنِ اشْکُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْکَ. [۳۹]

ترجمہ:۔

''میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں پر واضح کر دیا کہ صرف میرا شکرادا کر دینا اور میرے احکامات پر عمل کرنا میرے ذکر میں نجات نہیں بلکہ میرے بندوں خاص طور پر ماں باپ کا شکرادا کرنا ان سے حسن سلوک ان کا کہا ماننا۔ان کا احترام کرنا اور ان خیال رکھنے میں نجات ہے۔ان کی خدمت کرنا اور ان کا خیال رکھنا بڑھاپے میں نہ جھڑکنا یہ سب نجات کا ذریعہ ہیں۔اسلام نے ماں کے درجات کو بلند رکھا ہے ماں جیسی ہستی کو بہت قابل احترام بنایا ہے۔اس سلسلے میں صرف قرآن ہی نہیں بلکہ احادیث سے بھی ہمیں علم ہوتا ہے اور نبی کریم ﷺ نے بار بار ماں پر رحم کرنے کی تاکید کی ہے ماں کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دیا ہے۔

عن المغیرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اِنَّ اللّٰہَ حُرِمَ عَلَیْکُمْ عَقُوْقُ اْلاُمَّھَاتِ. [۴۰]

ترجمہ:۔

بےشک اللہ نے تم پر حرام ٹھہرائی ہے ماں کی نافرمانی۔

روایت حضرت ابو ہریرۃؓ:

جَـاءَ رُجُـلُ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ یارسول اللّٰہ مَنْ احق النَّاس بحُسن صحابتی قَالَ امک قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ اُمَّکَ قَال ثُمَّ مَنْ قَالَ اَمُّکَ قَالَ ثُم مَنْ قَالَ اَبُوْک. [۴۱]

ترجمہ:۔

'' ایک آدمی آیا اور رسول سے پوچھا اے اللہ کے رسول میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں، اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تمہای ماں پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تمہاری ماں اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تمہارا باپ۔''

نبی اکرمؐ نے بارہا ماں سے حسن سلوک کی تاکید باپ کے مقابلے میں تین بار کی یعنی ماں کا حق تین گنا زیادہ بتایا گیا ہے۔کیا نظارے ہیں اسلام کے کیا دستور ہے اسلام کا کیا احسان ہے اسلام کا عورتوں پر جس نے عورتوں کو بلند مقام عطا کیا اسلام کی بدولت ہی عورت کو دنیا میں بلند مرتبہ حاصل ہوا اور ماں کو وہ رتبہ حاصل ہوا کہ اُس کی خدمت واطاعت کے طفیل کوئی بھی شخص جو کسی کے نزدیک اہم نہ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک جنت کا مستحق قرار پاتا ہے۔کتنا بہترین راستہ دکھایا ہے اسلام نے انسانوں کو جنت کے دروازے تک پہنچا دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حارثہ بن نعمان اپنی ماں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے ایک مرتبہ رسولؐ نے فرمایا میں نے خواب میں جنت کے نظارے دیکھے وہاں کسی کے قرآن پڑھنے کی آواز بھی سنی میں نے پوچھا یہ کس کی

آواز ہے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان کی آواز ہے پھر آپ ؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ یہ ماں کیساتھ نیک سلوک کا ثواب ہے، یہ ماں کے ساتھ نیک سلوک کا ثواب ہے۔

گویا ماں کی خدمت اطاعت وفرمانبرداری ہی باعث اجر وثواب ہے حتیٰ کہ جہاد پر بھی ماں کی خدمت کو ہی فوقیت دی ہے'' معاذ بن ضاہمہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ: میں نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا اور آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں آپ نے دریافت کیا کیا تیری ماں زندہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا ''ہاں'' آپ نے فرمایا ماں کی خدمت کرو اس لیے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔[۴۲]

اللہ تعالیٰ انسان کی برائیوں کو اور گناہوں کو معاف کر دیتا ہے ان کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے مگر والدین کی نافرمانی ان برا سلوک معاف نہیں کرتا الغرض والدین سے اچھا سلوک ان کی فرمانبرداری کرنا اور خاص طور پر ماں کے درجات میں تین درجہ بلند رکھنا یہ سب اسلام کی شان ہے اسلام کی عظمت ہے جس نے ماں جیسی ہستی کو شفاعت کا درجہ بنایا رحمت کا ذریعہ بنایا ماں کی عزت واحترام کے ساتھ اسلام نے اس کو وراثت میں حصہ دار بنایا وراثت میں سے اس کو حق دیا۔ سورۃ النساء 20 میں ماں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے حق کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے۔

وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ. [۴۳]

ترجمہ:۔

''اور مورث کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے اگر اولاد ہو تو اور اگر اس مورث کی کچھ اولاد نہ ہو اور اس کے ماں باپ ہی وارث ہوں تو اس کی ماں کے لئے تہائی ہے اور اگر مورث کے کئی بھائی بہن ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔''

اسلام نے کیا عظمت دی ہے عورت کو کیا حقوق دیے۔ بہن ہو یا بیٹی، بیوی ہو یا ماں ہر حیثیت سے وہ وراثت میں حقدار قرار پائی تا کہ اس کو کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہ پڑے اس طرح عورت امیر ترین ہستی ہے کہ اُسے دنیاوی دولت میں بھی ہر طرف سے حصہ دیا جا رہا ہے۔ اور اخروی زندگی کے لئے تو وہ ہے ہی جنت میں داخلے کا ذریعہ تو اس کا اپنا مرتبہ کیسے کم ہو سکتا ہے الغرض اسلام نے عورت کو بحیثیت بیوی، ماں، بیٹی، بہن تحفظ دیا۔ اور ان کو معاشرے میں مقام دلوایا ان کی حیثیت کو تسلیم کروایا ان کی کفالت اور ذمہ داری کو اچھی طرح نبھانے والے کو دنیا اور آخرت دونوں میں اچھے سلوک اور اچھے اجر کا وعدہ کیا گیا۔ اسلام میں عورت کی کیا حیثیت ہے اس کو آیات قرآنی اور احادیث کے ذریعے اُجاگر کیا گیا ہے۔ اب آیا اسلام عورت کو نکاح، مہر، طلاق، وراثت کے سلسلے میں کیا حقوق دے رہا ہے۔ ان کے سلسلے میں کیا حکم دے رہا ہے اس کا ہم مختصراً جائزہ لیں گے

اور سب سے اہم حق جو اسلام نے عورت کو دیا وہ گواہی کا حق ہے۔

مہر کا حق

جہاں تک حق مہر کا تعلق ہے شوہر پر یہ واجب کیا گیا کہ وہ عورت کو مہر ادا کرے اور یہ مہر لڑکے اور لڑکی والوں کی رضامندی سے طے ہوتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَ آتُوْ هُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْف. [۴۴]

ترجمہ:۔

اور ان کو انکا مہر حسب دستور ادا کرو۔

یہ عورت کا حق ہے کہ اس کو اس کا مہر ادا کیا جائے اور آگے عورت کی مرضی ہے وہ پورا لے یا معاف کردے اس سلسلے میں عورت کو پورا حق حاصل ہے اور اس میں اسلام زور زبردستی کا قائل نہیں۔

نکاح کے سلسلے میں رضامندی کا حق

اسلام نے نکاح کے سلسلے میں یہ حق دیا کہ جب تک لڑکی کی رضامندی شامل نہ ہوگی نکاح جائز نہیں اس کو پورا حق حاصل ہے اگر اس کا ولی بغیر اجازت نکاح کردیتا ہے تو اس کی مرضی ہے کہ نکاح قائم رکھے یا ختم کردے۔

حضرت عبداللہ بن عباس قال ان جارية بكرا اتت النبی فذكرت اباها تزوجها وهی كارهة فخيرها النبی ﷺ. [۴۵]

ترجمہ:۔

’’حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی کہ اس کے باپ نے اس کی مرضی کے بغیر اس کا نکاح کردیا ہے تو نبی کریمؐ نے اس کو اختیار دیا۔‘‘

اسلام کے احکامات میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ لڑکی کی مرضی سے اس کا نکاح کردیا جائے ولی کی اجازت سے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

فَانْكِحُوْ هُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ آتُوْ هُنَّ اُجُوْرَهُن بِالْمَعْرُوْفِ. [۴۶]

ترجمہ:۔

’’ تم ان کے ذمہ داروں کی اجازت سے ان سے نکاح کرو اور حسب دستور ان کا مہر ادا کرو وہ پابند اور

پاکدامن بن کر رہیں۔‘‘

اسلام نے عورت کی حیثیت میں اس کا ہر مقام پر خیال رکھا بغیر اجازت کے اس سے نکاح ناممکن ہے اور ساتھ ہی بتا دیا کہ نکاح ہی نہیں بلکہ میاں بیوی میں محبت الفت موجود ہو ایک دوسرے کے لئے سکون کا باعث ہوں زندگی باہمی سمجھ بوجھ سے بسر کریں۔

خلع کا حق

خلع کے معنی اتارنا اس سے مراد عورت اپنے گلے سے نکاح کا بندھن اتار دے۔ اسلام نے اچھے تعلقات نہ ہونے، یا ناپسندیدگی کی وجہ سے جہاں مردوں کو حق دیا کہ وہ عورت کو طلاق دے سکتے ہیں۔ ساتھ اس کو ناپسندیدہ بھی قرار دیا ہے۔ وہاں عورت کو بھی یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ مرد سے نباہ نہیں کر سکتی شوہر پسند نہ ہو تو خلع کا راستہ اختیار کر سکتی ہے۔ اس کے لیے بھی ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے کہ جب تک آخری حد نہ آئے چاہیے کہ مصلحت سے کام لیں۔

الطلاق مرتن فامساک بمعروف او تسریح باحسانٍ۔ [۴۷]

ترجمہ:۔

’’یہ طلاق دو بار تک ہے پھر اچھے طریقے سے روک لینا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔‘‘

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

’’جس عورت نے بغیر شدید ضرورت کے خاوند سے طلاق کا سوال کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے‘‘[۴۸]

اسلام نے آزادی حاصل کرنے کا حق دیا مگر اس وقت جب یہ احساس ہو جائے کہ اس کے بغیر کوئی راستہ نہیں جو اختیار کیا جائے۔ خلع کے حکم کے لئے بیوی شوہر سے ناپسندیدگی کا اظہار کرتی ہے تو اس کا یہ حق ہے اگر یہ فیصلہ جذباتی یا وقتی ہو تو اصلاح ممکن ہے وگرنہ خلع کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال بعض الھلالی الی اللہ عزوجل الطلاق۔ [۴۹]

ترجمہ:۔

’’حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔‘‘

حضرت عمر کے دورِ خلافت میں ایک عورت اپنے شوہر سے ناراض ہو کر آئی اور آپ کی نصیحت کے باوجود اس کے ساتھ رہنے پر آمادہ نہ ہوئی تو آپ نے اسے ایک ایسے کمرے میں بند کر دیا جس میں کچرا تھا گندگی تھی تین دن بعد اس کو باہر نکالا اور اسکا

حال پوچھا تو اس نے کہا خدا کی قسم مجھ کو ان تین راتوں میں ہی سکون ملا ہے یہ سن کر آپ نے اس کے خاوند کو حکم دیا کہ اس کو خلع دے چاہے ایک چھوہارے کے بدلے۔

وراثت میں عورت کا حق

اسلام نے عورت کو وراثت میں حصّہ دار ٹھہرایا چاہے وہ بہن ہو یا بیٹی ماں ہو یا بیوی اسلام نے تمام جاہلانہ رسوم (جس میں عورت کی ذلت ورسوائی اوراس کو محروم کرنا تھا) کا خاتمہ کیا اور عورت کو وراثت میں حق دیا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِیبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوالِدَانِ وَالاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَّاءِ نَصِیبٌ مِمّا تَرَکَ الْوالِدَانِ وَالْاَقْرَبُونَ مِمَّاقُلَّ اَوْکَثُرَ نَصِیبًا مفرُوْضًا. [۵۰]

ترجمہ:۔

"مردوں کے لیئے اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لئے بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ حصّہ مقرر ہے۔"

الغرض اسلام نے بحیثیت بیوی شوہر کے ترکے سے عورت کا حصہ مقرر کیا بحیثیت بیٹی باپ کے ترکے سے حصہ مقرر کیا بحیثیت بہن بھائی کے لڑکے سے عورت کو حق دیا کسی طرف سے بھی عورت کو محروم نہیں رکھا اس کو تمام حقوق عطا کیے اور عورت کو ہر طرح سے مضبوطی فراہم کی کہ وہ قبل از اسلام والی عورت نہ بن سکے مظلوم لاچار بلکہ وہ مظلوموں اور لاچاروں کی مدد کرنے والی بنے۔

عورت کو گواہی کا حق

اسلام نے جہاں عورتوں کے بہت سارے حقوق متعین کیے وہاں عورت کو سب سے بڑا حق گواہی کا دیا اگر چہ مرد سے درجے میں کم دیا یعنی ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی۔لیکن اس کو تسلیم کیا قبل اسلام اس سلسلے میں عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی لیکن اسلام نے عورت کو گواہی کا حق دے کر ثابت کر دیا اسلام ہی ایسا مکمل ضابطۂ حیات ہے، اسلام ہی انصاف کا عمل ہے، اسلام ہی عدل وانصاف کا منبع ہے۔

واستشهدو واشهيدين من رجالكم فان لم يكونا رجلين فرجل و امرتن ممن ترضون من الشهداء ان تضل احدهما فتذكر احدا هما الاخرى. [۵۱]

ترجمہ:۔

''اور اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کی اس پر گواہی کر لو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں تا کہ ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے۔''

دو عورتوں کی گواہی کا مقصد واضح کر دیا گیا۔ الغرض قبل اسلام عورت کیا تھی اور اسلام کے بعد عورت کا مقام عورت کی حیثیت اس کے حقوق کیا ہیں فرق واضح نظر آتا ہے۔ عورت جو ذلت ورسوائی اور حقارت کا باعث سمجھی جاتی تھی اس کی حیثیت تسلیم کروائی گئی اور اس کو معاشرے میں بلند مقام بلند درجہ حاصل ہوا۔

خلاصہ

درجہ بالا بحث سے واضح ہوتا ہے کہ قبل از اسلام عورت مظلوم ومحکوم تھی اور ظلم کی چکی میں پس رہی تھی اسلام میں عورت اور اس کے حقوق متعین کرتے ہوئے بحیثیت ماں، بیٹی، بہن، اور بیوی، ہر حیثیت سے اس کے احترام کو لازمی قرار دیا، تا کہ عورت کے ساتھ بے انصافی نہ ہو سکے۔ اور اس کے حقوق کو معاشرے کی ایک اہم اکائی قرار دیتے ہوئے اسے باوقار معاشرتی حیثیت دی۔

حوالہ جات

۱۔ القرآن 59-58:16

۲۔ ایضاً 40:17

۳۔ ایضاً 08:81

۴۔ ایضاً 31:17

۵۔ ایضاً 15:06

۶۔ عبداللہ مرعی بن محفوظ حامی، اسلام اور دیگر مذاہب معاشروں میں عورت کے حقوق ومسائل، کراچی دارالاشاعت اردو بازار۔۲۰۰۱۔ص۔۶۰

۷۔ القرآن 19:3

۸۔ ایضاً 1:4

۹۔ ایضاً 124:4

۱۰۔ ایضاً 195:3

۱۱۔ ایضاً 13:49

۱۲۔ محمد اسمٰعیل بخاری۔صحیح بخاری۔جلد سوم۔ص۔91

۱۳۔ ریاض الصالحین۔(شفیع محی الدین النووی)۔1986 فرید بک اسٹال لاہور۔ص۔170

۱۴۔ القرآن 31:17

۱۵۔ ایضاً 12:60

۱۶۔ طبقات ابن سعد

۱۷۔ امام محمد بن اسمٰعیل۔(صحیح بخاری۔جلد۳۔ص۔۱۱۵

۱۸۔ امام محمد بن اسمٰعیل۔(صحیح بخاری۔جلد۳۔ص۔۳۷۶

۱۹۔ امام محمد بن نووی۔(ریاض الصالحین) جلد۔ا،ص۔۱۶۵

۲۰۔ القرآن۔ 11:4

۲۱۔ القرآن 21:30

۲۲۔ القرآن 187:2

۲۳۔ القرآن 34:4

۲۴۔ القرآن 228:2

۲۵۔ سنن ابی داؤد۔جلد۔اول۔ص۔172

۲۶۔ ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل۔(صحیح بخاری) کتاب الایمان۔جلد اول۔ص119

۲۷۔ سنن ابی داؤد۔(کتاب النکاح) ص۔۱۳۵۔جلد۔دوم

۲۸۔ سنن ابی داؤد۔(کتاب النکاح) ص۔۱۱۱۔جلد۔دوم

۲۹۔ عبدالرحمٰن بن شعیب۔(سنن نسائی) جلد۔دوم۔ص۔۱۷

۳۰۔ القرآن۔ ۱۲:۴

۳۱۔ ایضاً۔ ۲۳:۴

۳۲۔ ایضاً۔ ۲۳:۴

۳۳۔ ایضاً۔ ۱۷۶:۴

۳۴۔ مولانا اکبر شاہ۔(تاریخ اسلام)۔کراچی نفیس اکیڈمی، جلد۔اول۔ص۔۲۳۶۔
۳۵۔ القرآن۔ ۱۷:۲۳
۳۶۔ امام محمد بن اسماعیل صحیح بخاری، جلد سوم ص ۳۷۵
۳۷۔ القرآن۔ ۱۷:۲۳
۳۸۔ القرآن۔ ۴:۳۶
۳۹۔ القرآن۔ ۳۱:۱۴
۴۰۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری،(صحیح بخاری) جلد۔سوم،ص۔۳۷۶۔
۴۱۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری(صحیح بخاری) جلد سوم،ص۔۳۷۴۔
۴۲۔ سنن نسائی، جلد دوم ص ۲۷
۴۳۔ القرآن۔ ۴:۱۱
۴۴۔ القرآن۔ ۴:۲۵
۴۵۔ امام ابی داؤد سلمان،(سنن ابی داؤد) جلد دوم۔ ص۔۱۲۰
۴۶۔ القرآن۔ ۴:۲۵
۴۷۔ القرآن۔ ۲:۲۲۹
۴۸۔ امام ابی داؤد سلمان(سنن ابی داؤد) جلد سوم،ص۔۱۶۵
۴۹۔ امام ابی داؤد سلمان(سنن ابی داؤد) جلد سوم۔ص۔۱۴۷
۵۰۔ القرآن ۴:۷
۵۱۔ القرآن ۲:۲۸۲

ڈاکٹر زینت ہارون اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ القرآن وسنۃ نے علوم اسلامی سے ۱۹۹۶ میں پہلی پوزیشن کے ساتھ ایم اے کیا ۲۰۰۲ میں دوسری پوزیشن کے ساتھ ایل ایل بی اور ۲۰۰۳ میں قرآن وسنۃ میں پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی، آپ قرآن وسنہ میں پاکستان کی پہلی پی ایچ ڈی ہیں آپ کی سیرت کی کتاب پر ۲۰۰۴ میں آپ کو صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔